تذکرۃ المشاہیر

حافظ صلاح الدین یوسف

آہ! مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات ◉ تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

علم ہوا ہے کہ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری؛ مصنف 'الرحیق المختوم' اپنے آبائی قصبے حسین پور (مبارک پور، اعظم گڑھ، بھارت) میں یکم دسمبر ۲۰۰۶ء بروز جمعۃ المبارک دنیاے فانی سے رہ گراے عالم بقا ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مبارک پور بھارت کا ایک نہایت مردم خیز خطہ ہے جہاں بڑی بڑی منتخباتِ روزگار قسم کی شخصیات پیدا ہوئیں، مثلاً مولانا عبدالسلام مبارک پوری مصنف سیرۃ البخاری، مولانا عبدالصمد مبارک پوری، مولانا محمد امین اثری مبارک پوری، مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری مصنف 'تحفۃ الاحوذی' و 'تحقیق الکلام' وغیرہ، مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوری مصنف 'مرعاۃ المفاتیح' وغیرہ اور قاضی اطہر مبارک پوری وغیرہم رحمہم اللہ

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بھی اسی مردم خیز علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور اُسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی تھے جس کا تذکرہ اوپر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی بڑی عظیم صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ وہ بہ یک وقت ایک قابل مدرّس، ماہر علم فرائض، کامیاب مناظر، شارحِ حدیث، سیرت نگار، محقق اور عربی/اُردو دونوں زبانوں کے اعلیٰ پائے کے قلم کار، نثر نگار اور انشا پرداز تھے جس پر ان کی مشہور زمانہ تالیف 'الرحیق المختوم' شاہدِ عادل ہے جس پر ان کو رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام سیرت نگاری کے عالمی مقابلے میں اوّل انعام ملا۔ یہ کتاب اُنہوں نے اصلاً عربی میں لکھی اور اس وقت لکھی جب وہ جامعہ سلفیہ بنارس (بھارت) میں اُستاذ تھے۔ اس وقت تک اُنہوں نے عرب کی کسی یونیورسٹی کا منہ دیکھا تھا، نہ سعودی عرب میں ان کی آمد ورفت کا کوئی سلسلہ ہی تھا۔ اُنہوں نے بھارت کے دینی مدارس

www.KitaboSunnat.com

ہی میں ساری تعلیم حاصل کی اور وہیں سلسلۂ تدریس سے وابستہ رہے۔ ایسے ماحول میں رہ کرعربی انشا پردازی میں اتنی استعداد بہم پہنچا لینا کہ عرب بھی اس پر انعام دینے پر مجبور ہوجائیں، بلا شبہ ان کی غیر معمولی ذہانت و فطانت اور اعلیٰ قابلیت کی ایک واضح دلیل ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم!

پھر 'الرحیق المختوم' کو اُردو کے حسین قالب میں بھی اُنہوں نے خود ہی ڈھالا جس سے ان کے اُردو اسلوب میں بھی پختگی کا ثبوت ملتا ہے۔ 'الرحیق المختوم' جب عربی اور اُردو دونوں زبانوں میں شائع ہوئی تو نہ صرف ان کی شہرت بامِ عروج پر پہنچ گئی بلکہ دنیوی ترقی کے راستے بھی ان پر وَا ہوگئے۔ اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد ان کو الجامعة الإسلامية مدینہ منورہ کے ایک ذیلی شعبے - مركز السيرة النبوية - میں بطورِ محقق ذمہ داری سونپ دی گئی جس میں ان کے ذمے سیرتِ نبویہؐ سے متعلقہ تاریخی وحدیثی مواد کی تحقیق وتنقیح کا کام تھا۔

۱۹۹۳ء میں راقم کی ان سے مکتبہ دارالسلام، الریاض (سعودی عرب) میں ملاقات ہوئی۔ جب راقم وہاں تفسیر 'احسن البیان' کی تالیف میں مصروف تھا، تو ان سے ان کے مذکورہ کام کی بابت پوچھا کہ وہ کس قسم کا کام ہے اور وہاں کام کی نوعیت کے اعتبار سے وہ مطمئن ہیں؟ تو فرمایا کہ یہ ادارہ صرف علما کو نوازنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یوں گویا اُنہوں نے کام کی نوعیت کے اعتبار سے عدمِ اطمینان فرمایا۔ اس پر راقم نے ان سے عرض کیا کہ جب معاملہ ایسا ہے تو آپ جیسے باصلاحیت اَفراد کو ٹھوس علمی وتحقیقی کام کرنا چاہئے اور یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے ان کو علم وتحقیق کی جو گہرائی وگیرائی اور اِنشاء وتحریر کا جو سلیقہ عطا فرمایا تھا، وہ علماے اہل حدیث میں بہت کم پایا جاتا ہے، اس اعتبار سے وہ بلا شبہ یکتاے زمانہ اور اپنے اَقران واماثل میں نہایت ممتاز تھے۔

لیکن غالباً مولانا کثیر العیالی کی وجہ سے اس ادارے سے ہی وابستہ رہے۔ تاہم اس دوران میں دارالسلام سے بھی ایک گونہ تعلق اُنہوں نے قائم رکھا، اور دارالسلام کے بعض علمی و وقیع کاموں کی نگرانی ونظر ثانی فرماتے رہے۔ راقم کی تفسیر 'احسن البیان' پر بھی انہی ایام میں اُنہوں نے نظر ثانی فرما کر اپنی توثیق کی مہر اس پر ثبت فرمائی تھی۔ راقم اپنی یہ مختصر تفسیر ...... جو نہایت عجلت اور مختصر وقت میں تحریر کی گئی تھی ...... اپنے الریاض کے چار مہینے پر محیط قیام کے

www.KitaboSunnat.com

دوران سورۂ ہود تک لکھ پایا تھا اور بقیہ کام لاہور آکر اپنے گھر میں پورا کیا۔ یہ حصہ ان کی نظر سے گزر چکا تھا۔ راقم نے آنے سے قبل ان سے مشورۃً پوچھا کہ تفسیر کے اُسلوب کے بارے میں کچھ وضاحت فرما دیں تاکہ اس کی روشنی میں اس کو مزید بہتر بنایا جاسکے تو اُنہوں نے فرمایا کہ جس اختصار اور قلیل مدت میں آپ یہ کام کررہے ہیں، اس کو دیکھتے ہوئے یہ بہت بہتر ہے، اس کی بابت مزید مشوروں کی ضرورت نہیں ہے۔

مذکورہ ادارے سے فراغت کے بعد پھر وہ دارالسلام، الریاض سے وابستہ ہوگئے اور دارالسلام کی خواہش پر اُنہوں نے عربی میں صحیح مسلم کی شرح لکھی جو "منة المُنعم" کے نام سے چار جلدوں میں دارالسلام ہی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ 'الرحیق المختوم' کی تالیف سے پہلے بلوغ المرام کی عربی زبان میں شرح بھی لکھ چکے تھے جو اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام کے نام سے بھارت سے ہی شائع ہوئی، پھر دارالسلام نے اسے شائع کیا۔ علاوہ ازیں دارالسلام ہی کے زیراہتمام اس شرح کا اُردو ترجمہ بھی شائع ہوا۔

دارالسلام نے 'الرحیق المختوم' کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا بلکہ مولانا مرحوم نے 'الرحیق المختوم' (عربی) کا ایک اختصار بھی عربی میں روضة الأنوار في سيرة النبي المختار کے نام سے کیا تھا۔ دارالسلام نے یہ عربی نسخہ بھی شائع کیا اور خود مولانا مرحوم ہی نے 'الرحیق المختوم' کی طرح اس کا اُردو ترجمہ بھی 'تجلیاتِ نبوت' کے نام سے کیا، دارالسلام نے اسے بھی نہایت دیدہ زیب انداز سے شائع کیا ہے۔ ان کے علاوہ دارالسلام کی بہت سی کتابوں پر اُنہوں نے نظرثانی کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان تمام خدمات کو قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا اُنہیں اپنے پاس سے عطا فرمائے جہاں اب وہ پہنچ چکے ہیں۔

چند سال قبل ان پر فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے ان کی صحت خاصی متاثر ہوئی اور آپ تصنیف و تالیف کا کام کرنے کے قابل نہ رہے اور بظاہر ان کی صحت یابی کی اُمید بھی نظر نہیں آتی تھی۔ لیکن اللہ نے اپنا فضل فرمایا اور وہ قدرے صحت یاب ہوکر تھوڑا بہت کام کرنے لگے تھے، تاہم بیماری سے طبیعت میں جو نقاہت اور نڈھال پن پیدا ہوگیا تھا، اس کو دیکھتے ہوئے محسوس یہی ہوتا تھا ؏ دل کا جانا ٹھہر گیا ہے، صبح گیا یا شام گیا!!

www.KitaboSunnat.com

بالآخر وہ وقت آہی گیا کہ علم وعمل کا یہ آفتاب سارے عالم میں اپنی تابانیاں بکھیرنے کے بعد بھارت کی سرزمین میں غروب ہوگیا۔ غفر الله له ورحمه

واقعہ یہ ہے کہ ان کی وفات سے تدریس وافتا کی ایک عظیم مسند خالی ہوگئی ہے، علم وتحقیق کا ایک باب بند ہوگیا ہے، اَسلاف کی علمی واخلاقی روایات کا حامل ایک حسین پیکر ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہوگیا ہے، حلم وتدبر کا ایک عظیم مرقع پیوندِ خاک ہوگیا اور پاک وہند کی جماعت اِہل حدیث اپنے گوہر شب چراغ سے محروم ہوگئی۔ بقول میؔر وہ ایسے عظیم انسان تھے جس کی بابت اس نے کہا تھا:

مت سہل ہمیں جانو، پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

یقیناً وہ اپنے علمی کارناموں کی بدولت ہمیشہ زندہ رہیں گے:

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مولانا مرحوم کی چند دیگر تصانیف

① شرح أزهار العرب (عربی): أزهار العرب علامہ محمد سورتی کا جمع کردہ نفیس عربی اشعار پر مشتمل ایک منتخب اور ممتاز مجموعہ ہے۔ یہ شرح ۱۹۶۳ء میں لکھی گئی مگر قدرے ناقص رہی اور طبع نہیں کرائی جاسکی۔

② المصابیح في مسئلة التراویح للسیوطی کا اُردو ترجمہ ۱۹۶۳ء

③ ترجمہ الكلم الطیب لابن تیمیة ۱۹۶۶ء

④ ترجمہ کتاب الأربعین للنووي ۱۹۶۹ء مع مختصر تعلیق

⑤ صحفِ یہود ونصاریٰ میں محمد ﷺ کے متعلق بشارتیں (اُردو) ۱۹۷۰ء

⑥ تذکرہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۱۹۷۲ء۔ یہ اصلاً محکمہ شرعیہ قطر کے قاضی شیخ احمد بن حجر کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے لیکن اس میں کسی قدر ترمیم واضافہ کیا گیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

⑦ تاریخ آلِ سعود (اُردو) ۱۹۷۲ء۔ یہ کتاب تذکرہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ کے پہلے ایڈیشن کے ساتھ شائع ہوچکی ہے۔

⑧ اتحاف الكرام حاشيه بلوغ المرام لابن حجر عسقلانیؒ (عربی) ۱۹۷۴ء

⑨ قادیانیت اپنے آئینہ میں (اُردو) ۱۹۷۶ء

⑩ فتنۂ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (اُردو) ۱۹۷۶ء

⑪ 'الرحیق المختوم' عربی اور اسی نام سے اُردو ترجمہ

⑫ انکارِ حدیث کیوں؟ (اُردو) ۱۹۷۶ء

⑬ انکارِ حدیث حق یا باطل؟ (اُردو) ۱۹۷۷ء

⑭ رزمِ حق و باطل (مناظرہ بجرڈیہہ) کی رُوداد، ۱۹۷۸ء

⑮ إبراز الحق والصواب في مسئلة السفور والحجاب (عربی) ۱۹۷۸ء
اس کتاب میں ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشی حفظہ اللہ کی رائے پر علمی محاکمہ کیا گیا ہے۔

⑯ تطور الشعوب والديانات في الهند ومجال الدعوة الإسلامية فيها (عربی)

⑰ الفرقة الناجية والفرق الإسلامية الأخرىٰ (عربی ۱۹۸۲ء)

⑱ اسلام اور عدمِ تشدد ۱۹۸۴ء

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ ۲۱ برس قبل (۲۹ نومبر تا ۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء) پاکستان میں تشریف لائے تھے۔ حافظ صلاح الدین یوسف ان دنوں ہفت روزہ 'الاعتصام' کے مدیر تھے۔ اس موقعہ پر دار الدعوۃ السّلفیہ میں مولانا مبارکپوریؒ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں دور دراز سے علماے کرام نے شرکت فرمائی۔ مولانا نے 'ہندوستان میں جماعتِ اہل حدیث کا ماضی، حال اور مستقبل' کے عنوان سے جامع خطاب فرمایا اور حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، بعد میں یہ خطبہ، مولانا علیم ناصری کے قلم سے دورہ کی مختصر روداد کے ہمراہ 'الاعتصام' کے ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ مزید برآں مولانا مرحوم کے سوانح حیات ان کی کتاب 'الرحیق المختوم' کے آغاز میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ (ح م)

www.KitaboSunnat.com